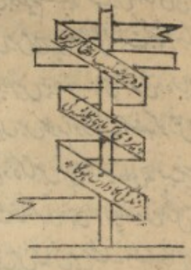








حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۶ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۶ جون ۱۸۸۴ع | قیمت فی پرچہ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل نے اپنے بڑے بڑے عہدیداروں میں سے چیدہ سرداروں کو قید کر دیا ہی = فرح کا گورنر بھی قندھار کے راستہ قیدی بن کر کابل کے جیلخانہ میں پہنچا ہی = **کابل** میں بغاوت کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں اور چند سرداروں نے عہد کر لیا ہی کہ امیر کی فوج میں بغاوت پیدا کر دیجاویگی = **قندھار** سے جو خزانہ کابل کیطرف روانہ ہوا تھا وہ راستہ میں لٹ گیا ہی اور محافظ قید کئے گئے ہیں = امیر کیطرف سے تمام افغانستان میں یہہ اعلان مشتہر ہوا ہی کہ کوئی حکومت اب مجھہ پر حملہ نہیں کرنے پاتی ہی اور اگر حملہ کریگی تو مغلوب ہوگی = **میمنہ** پر کامل طور سے امیر کابل کا قبضہ ہو گیا ہی اور اب امیر کا ارادہ ہی کہ ترکستان شمالی کے گورنر پر حملہ کیا جاوے = **معاملات** مصر کی بابت لنڈن میں کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا ہی = **شاہ حبش** نے سوڈان کے رفع فساد کے لئے خدیو کو لکھا ہی کہ اگر ضرورت ہو تو ۲۰ ہزار سپاہی میدان جنگ میں روانہ کر سکتا ہوں = **اندور** میں مشن کی طرف سے ہائی سکول قائم ہو گیا ہی = **طہران** سے خبر آئی ہی کہ بغداد میں آجکل وبا کا زور ہی اور اکثر آدمی فوت ہوتے ہیں = **مہدی** کاذب کے ۲۵ ہزار سوار صوبہ ڈنگولا پر حملہ کرنے کیواسطے روانہ ہوئے ہیں = **سوکم** سے دریائے نیل تک ریل بنانیکی تجویز انگلستان میں منظور ہو گئی ہی = **زولینڈ** میں بغاوت پھیل رہی ہی اور رعایا چاہتی ہی کہ ہم اپنی مرضی سے جسکو چاہیں اپنا بادشاہ بناویں = **پنجاب** کا جدید انتظام منظور ہو گیا ہی اور عنقریب انتظام مذکورہ کے کاغذات شایع ہونے والے ہیں = **لاہور** کا سنٹرل جیل پریس یکم جولائی سے موقوف ہو جاویگا = **سلطان** روم نے ظاہر کیا ہی کہ جو کانفرنس لنڈن میں معاملات مصر کی بابت قائم ہوئی ہی اسمیں ہم اپنا دخل دینا نہیں چاہتے ہیں = **مصری** فوج کے افسروں نے جو سوکم میں مقرر ہیں نوکری چھوڑ دی ہی اور انکا ارادہ ہی کہ مہدی کاذب کی فوج میں شامل ہو جاویں = **بدخشاں** میں میمنہ کے فتح ہو جانے کے باعث بڑا جوش پیدا ہو رہا ہی اور وہاں کے باشندے خیال کرتے ہیں کہ امیر کا رعب اب زیادہ ہوتا جاتا ہی = **زار روس** نے اپنے جنگی وزیروں کو لکھا ہی کہ اب انگلستان مصر کی دلدل میں پھنس رہا ہی تمکو مناسب ہی کہ جسقدر ممکن ہو وسط ایشیا میں خوب ترقی کرو = **شاہ ایران** کے پاس ایک مراسلہ روس کیطرف سے آیا ہی کہ تم ایوب خان کی امداد سے ہرگز کنارہ کشی نکرو = **میانمیر** میں ایک گورہ کو ۵ سال کی قید کی سزا اس جرم میں ہوئی ہی کہ اُسنے اپنے افسر کے ساتھہ سخت کلامی کی تھی = **احمد آباد** میں جو آتشزدگی ہوئی تھی اُس سے جو نقصان ہوا ہی اُسکا تخمینہ ۲ کروڑ روپیہ کیا گیا ہی = **قندھار** سے تازہ خبر آئی ہی کہ فرقہ شنواری کے لوگوں نے قندھار کی طرف بھی فساد برپا کر دیا ہی = **جلال** آباد کے حاکم کے نام کابل سے ایک حکم اس مضمون کا آیا ہی کہ فرقہ شنواری سے جو سپاہی گرفتار ہو فوراً قتل کیا جاوے = **پشاور** کے بازار میں کابل کے سوداگروں کے ساتھہ داد و ستد بند ہو رہا ہی = **امریکہ** میں مشہور ہو رہا ہی کہ روس کی طرف سے مہدی کاذب کو خفیہ طور سے امداد ملتی ہی = **مدراس** احاطہ میں غلہ ارزاں

نور افشاں

انجیل کی قدر و منزلت

کتاب مقدس کا دوسرا حصہ عہد جدید ہے جسکی ابتدا میں چاروں انجیل ہیں ان انجیلوں میں خداوند مسیح کی پیدایش زندگی اور موت کا بیان ہے مسیح کا قول فعل تربیت تعلیم سب کچھ انہیں کتابوں سے دریافت ہوا اسیواسطے دین عیسوی کی بیخ و بنیاد اور الہام ربانی کے مرکز و مدار ہیں عہد عتیق کی سب نبوتیں اور مثالیں انہیں میں پوری ہوئیں اور عہد جدید کی تعلیمات کی اصل و بنیاد اسی میں پائی گئی پاک نوشتوں کے پہلے حصوں میں مسیح کا کلام ہمیں کان کے وسیلہ ملا اور یہاں اسکو آنکھ سے معاینہ کیا دیگر حصص میں مسیح کا احوال آئینہ کا خیال ہے اور یہاں جلوہ جمال اسیلئے دین عیسوی کے کل معلم انجیل کی قدر و منزلت زیادہ کرتے رہے ہیں اور بہ عکس مخالفان دین عیسوی بھی انہیں کتابوں کے مقدمات پر ہمیشہ حملے کرتے رہے زمانہ حال میں جب بحث مباحثہ دین عیسوی کی نسبت کہیں درپیش ہوا تو خصوص انہیں کتابوں کی تحریر پر مواخذہ کرنا قرار دیا ان کتابوں کی سچائی اور معتبری کی تحقیقات ضروری اور شرط دینداری ہے کیونکہ دین عیسوی کی حقانیت کی دستاویز اور سند کامل بالخصوص یہی چار کتابیں ہیں اب دریافت کرو کہ یہہ سند اصلی ہے یا جعلی عیسوی دین کی جماعت کا یقین اسی پر ہے کہ پہلی اور چوتھی کتاب رسولوں کے ہاتھ سے مرتب ہوئی یعنے متی اور یوحنا کی اور دوسری اور تیسری اور دو شاگردوں سے یعنے مرقس اور لوقا کے - اس بیان پر جنکے پاس سند ہے اور وہ کسطرح ثابت کر سکتے ہیں کہ یہہ ان چاروں ہی کی لکھی ہوئی ہیں اور کسی دوسروں کی نہیں اسکا جواب مختصراً ہم یوں دے سکتے ہیں کہ اول جعلی کتاب کی خصوصیات سے یہہ بالکل مبرا ہیں اور ان پر وہ کسی صورت سے لگائی نہیں جا سکتی محققین جعلی کتاب کے امارات اور نشان اسطرح پر بتلا گئے ہیں کہ پہلے تو جب وہ کتاب لوگوں میں انتشار پاوے اور نظر میں آوے تو اُسکی سچائی مشکوک ہے اور یہہ شک دل میں گذرے کہ آیا یہہ کتاب مصنف منسوب الیہ کی تصنیف و تالیف سے ہے یا نہیں دوئم اُس مصنف کے ہمزبان اور دوست جسکے نام پر وہ کتاب نکلی اسکی تصنیف سے انکاری ہوں +

سوم اُس کتاب کے منسوبی مصنف کے بعد برسوں یہہ کتاب مخفی رہی ہو اور مصنف کا نام و نشان نہ پایا جاوے +

چہارم اُس کتاب کی عبارت مصنف کی دیگر تصنیفات سے ملتی ہوئی نہو اور اگر اُسکی کوئی اور تصنیف نہو تو اسکی تعلیم اور لیاقت سے ملتی ہوئی نہو +

پنجم اس کتاب میں ایسے وقوعات کا مذکور ہوا ہو جو کہ اُسکے مصنف کے زمانہ کے بعد وقوع میں آئے ہوں +

ششم اُس کتاب میں ایسی رائے مصنف کی نسبت پائی جاوے جو اسکی دیگر تصنیفات سے سراسر مخالف اور مباین ہو اگرچہ یہہ پچھلا نشان ہمیشہ پختہ اور استوار نہیں ہوا کرتا کیونکہ کبھی یوں بھی ہوا کرتا ہے کہ مصنف چند روز بعد اپنی اُس رائے کو بدل لیا کرتا ہے اب ان خصوصیات مذکورہ سے ایک بھی ایسی نہیں کہ انجیل کی چار کتابوں میں سے کسی میں پائی جاوے +

دوسرے مورخین کی مسلسل شہادت اور اجماع و اتفاق انکا چنانچہ ایک بڑا نامور معتبر عیسائی کلیسیا کا مورخ یوسیبیس جسکا نام ہے اور جو چوتھی صدی کے اوائل میں مشہور ہوا اُس نے علم و فضل کمال کو پہنچایا اور کتابیں تصنیف کیں اور بعد تحقیقات کے ایک تاریخ عیسائی کلیسیا کی لکھی جو ابھی تک موجود و مشہور ہے اس کتاب کے تیسرے حصہ کے ۲۵ باب میں عہد جدید کی ہر ایک کتاب کا مفصل بیان کرتا ہے اور ہر ایک مصنف کا نام اور احوال بتاتا ہے وہ عیسوی جماعت کی مروجہ کتابوں کو تین قسم میں تقسیم کرتا ہے پہلی قسم کی وہ کتابیں ہیں جو قدیم سے جماعت میں الہامی مانی گئیں اور ساری کلیسیا میں مروج ہیں اور جنکی نسبت کبھی کسیکو شک و شبہ پیدا نہیں ہوا دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جنکے مصنفوں میں کلام اور شک و شبہ کو دخل ہوا تیسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جنکو عیسائی جماعت غیر معتبر بلکہ محض مخترع ہمیشہ شمار کرتی رہی اور چاروں انجیل اسی پہلی قسم کی کتابیں ہیں کہ ان میں شک و شبہ کو دخل نہیں اور خاص امر لائق غور اور قابل لحاظ یہہ ہے کہ وہ یہہ بھی کہتا ہے کہ یہہ رائے نہ صرف میری تحقیقات کا نتیجہ ہے بلکہ قدیم سے تمام عیسوی جماعت کی متفق گواہی ان کتابوں کی معتبری اور اُنکے مصنفوں کی نسبت اسی نمط پر پائی گئی اسی صدی (یعنے چہارم) میں ایک اور بڑے مورخ معتمد کی گواہی کا مذکور ہونا مناسب ہے اس فاضل کا نام جیروم ہے یہہ شہر اٹلی کا خادم دین بنا اور شہر بشہر ملک یہودیہ کا سفر کرتا پھرا ہر ایک کتاب خانہ اور جماعت میں جتنے پُرانے نسخے انجیل کے متداول تھے اُنکو غور سے دیکھا اور باہم مقابل کیا اور پیچھے عہد جدید کی کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی جسکے اوائل میں ان چاروں انجیل اور اُنکے مصنفوں کا بیان ہے متی مرقس لوقا اور یوحنا علاوہ اُن دو بڑے مشہور مورخوں کی شہادت کے اسی صدی میں اور ۹ مصنفوں کی کتابوں میں انجیل کی فہرست ملی جو مختلف ملکوں کے باشندہ ہیں یہہ فہرست مرتبہ اُن لوگوں کی بعینہ ویسی ہیں جیسی اب نئے عہد کی کتابوں میں لگی ہیں اُن فہرستوں اور یوسیبیس اور جیروم کی گواہی سے یہہ ثابت ہے کہ انجیل کی کتابیں عیسوی جماعت میں صدی مذکور میں موجود و مروج تھیں اور اُنکے مصنف متی مرقس لوقا اور یوحنا ہی ہیں اور عیسائی کلیسیا میں قدیم سے یہہ کتابیں بلا شک و ریب مانی گئیں اور یقین عام کے لئے اسقدر شہادت کافی ہے کیونکہ یہہ لوگ



پہلی صدی سے نہایت نزدیک تھے اور بعد تحقیقات کاملہ کے اپنی گواہی سے مرقوم و ثبت کرگئے انکی گواہی معتبر اور قول انکا مستند ہے لیکن اس نظر سے کہ عیسائیوں کے دل میں جو کچھ شک و شبہ رہا ہو رفع ہو جاوے اور یقین قوی ہو جاوے انجیل کی معتبری اور سچائی کی نسبت اور قوی شہادت کا بیان دیا جاتا ہے یعنی سے شہادت پرانے ترجموں کی۔ پرانے ترجمے انجیل کے بہت زبانوں میں ہوئے لیکن ان سب میں سے صرف دو پرانے اور قدیم العہد ترجموں کا بیان کیا جاتا ہے۔ اول سریانی زبان کا ترجمہ جو کہ عالموں کے درمیان پیشتو کے مشہور ہوا یہہ ترجمہ دوسری صدی کے اوائل میں یورپ کے عیسائیوں کے واسطے بنایا گیا۔ دوسرا ترجمہ لاطینی زبان کا ہے جو کہ عالموں کے درمیان اٹالیکا کر کے مشہور ہوا تھا دوسری صدی کے اواخر میں یورپ اور افریقہ کی عیسائی کلیسیا کیواسطے مرتب ہوا یہہ دونوں پرانے اور قدیمی نسخے ابتک موجود ہیں اور انکے شروع میں متی مرقس لوقا اور یوحنا کی انجیل ہے اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ چاروں انجیل دوسری صدی میں انہیں چاروں مصنفوں کے نام پر پکاری گئیں اور جن کتابوں سے وہ ترجمہ کی گئی تھی ضرور عیسائی کلیسیا میں مروج تھیں اور انہیں مصنفوں کے نام سے مروج ہوئیں جنکے نام پر اب لکھی جاتی ہیں یہہ گواہی انجیل کے پرانے ترجموں کی نہایت کامل ہے کہ انجیل کا ہونا پہلی صدی کے اواخر یعنے رسولوں کے زمانہ تک (کیونکہ یوحنا رسول نے پہلی صدی کے اواخر یا دوسری صدی کے اوائل میں وفات پائی) ثابت کرتی ہے چوتھی گواہی تیسری اور دوسری صدی کے عیسائی مصنفوں کی چونکہ چوتھی صدی کے عیسائی مصنفوں کی شہادت ہم اوپر دے چکے ہیں اسواسطے ہم تیسری صدی سے شروع کرتے ہیں پہلا نمونہ اس صدی کا جو سب سے زیادہ مشہور ہوا

بزرگ ادیجن نامی ہوا اسکا مولد مصر ہے علم میں کمال حاصل کیا اور بڑا نامی ہوا ۲۰۳ء سے دو سو تیئیس میں تک کے درمیان مشہور رہا سن شعور و تمیز سے آخر عمر تک بائبل کی تحقیقات میں مصروف رہا اور انجیل کے مختلف نسخوں کا مقابلہ کر کے اختلاف قرأت کو بیان کیا اور عیسوی جماعت کو علم الٰہی سکھایا یہہ شخص طبیعت آزاد رکھتا تھا اور بلا تحقیقات دوسرے کی راے پذیر نہیں کرتا تھا اُسنے نئے عہدنامہ کی کتابوں کی فہرست لکھی اور چاروں انجیل یعنی متی مرقس لوقا یوحنا کو نہ یہی کہ اقرار کیا کہ یہہ صحیح کتابیں ہیں انہیں چاروں شاگردوں کی بلکہ انکی تفسیر بھی لکھی دوسری گواہی اُس صدی میں بزرگ ٹرٹلین کی ہوئی یہہ شخص شہر کارتھج میں پیدا ہوا اور سن ایکسو ساٹھ[160] اور دو سو بیس ۲۲۰ء کے درمیان مشہور لاطینی کلیسیا کا ایک امام ہوا افریقہ کی جماعت کا نور تھا فصیح اس فاضل نے مارشیون بدعتی کے رد میں ایک کتاب لکھی جسمیں وہ نہایت قوت اور صفائی سے بیان کرتا ہے کہ متی و مرقس اور لوقا اور یوحنا کی انجیل بے شک و شبہ ابتدا سے چلی آتی ہیں اور ساری کلیسیا انکی کتابوں کو ہمیشہ قبول کرتی آئی اور کہتا ہے کہ یہہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ✣

تیسری شہادت فاضل کلیمنٹ کی ہے یہہ شخص ٹرٹلین کا ہمزمان تھا اور اسکندریہ شہر میں جو علم الٰہی کا بڑا مشہور مدرسہ تھا اُسکا معلم تھا دوسری صدی کے اواخر اور تیسری صدی کے اوائل سن ۲۱۳ء دو سو تیرہ عیسوی میں اُسنے وفات پائی اُسکی تصانیف میں سے چار کتابیں ابتک موجود ہیں انہیں سے ایک کتاب میں ان تینوں انجیل یعنی متی مرقس لوقا کا بیان کر کے کہتا ہے یوحنا نے آخیر کو چوتھی انجیل تصنیف کی روح سے ہدایت پاکر اور دوستوں کی منت کرنے سے اس انجیل میں مسیح کی روحانی باتوں کا بیان زیادہ ہے جیسا کہ پہلی انجیل میں بیان ظاہری زندگی کا یہہ گواہی کلیمنٹ کی انجیلوں کی قدامت اور سچائی کی نسبت نہایت بیش بہا ہے کیونکہ یہہ ایک چھوٹا آدمی نہیں تھا بلکہ علم الٰہی کا معلم تھا اور بعد تحقیقات

کامل کے اُسنے انکی نسبت راے نکالی چوتھی گواہی میورٹیری نسخوں کی یہہ نسخہ عہد جدید کی کتابوں کی نسبت ہے اور میلان کے کتابخانہ میں سے ملا تھا اور میورٹیری نے سنہ سے پہلے ۱۷۴۰ء سترہ سو چالیس عیسوی میں اسکو چھپوایا اسی سبب سے اسکا نام میورٹیری پڑ گیا یہہ نسخہ ۱۷۰ء ایکسو ستر عیسوی میں لکھا گیا تھا لاطینی زبان میں ہے اگرچہ یونانی الفاظ بکثرت اُسمیں مستعمل ہوئے اُسمیں کل عیسائی کلیسیا کی راے انجیل کی نسبت درج ارقام ہوئی ہے اور پہلی چار کتاب یعنے متی مرقس لوقا یوحنا کی انجیل کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ یہہ کتابیں کل عیسائی جماعت میں بلا شک و شبہ ابتدا سے مروج ہیں۔ پانچویں گواہی بزرگ ایرینیس کی ہے اُسنے پولیکارپ سے علم لیا جو کہ اسمرنا کا خادم دین تھا اور وہ خود ۱۷۷ء ایکسو ستتر عیسوی میں شہر لیئنس کا جو کہ فرانس میں ہے خادم دین بنا اسکی پانچ کتاب اہل بدعت کے مقابلہ میں ابھی تک موجود ہیں تیسری کتاب میں ان چاروں انجیل اور انکے مصنفوں کا احوال بتفصیل بیان کیا اور کہا کہ یہہ چاروں انجیل بلا شک و شبہ متی مرقس لوقا یوحنا سے تصنیف ہوئی ہیں اور سواے ان چاروں انجیل کے اور کوئی انجیل نہیں اور نہ ہو سکتی ہے یہہ انکی بند و بست ہے کہ صرف چار ہی انجیل ہوں یہہ گواہی ایرینیس کے غور کے قابل ہے کیونکہ یہہ شخص یوحنا رسول کے صرف ستر برس بعد ہوا اور پولیکارپ کا شاگرد جو کہ خود یوحنا رسول کا شاگرد ہوا جو کچھ اُسنے سیکھا بیشک پولیکارپ سے سیکھا تھا جسنے یوحنا رسول سے بلا واسطہ علم لیا چھٹویں گواہی پاپیئس کی ہے یہہ شخص شہر ہیراپالیس کا خادم دین تھا اور یوحنا کا شاگرد بلا واسطہ اور اُسنے شہرت پائی ۱۱۶ء سنہ عیسوی سے ۱۶۳ء عیسوی تک اُسنے چاروں انجیل اور اُنکے مصنفوں کا ذکر کیا اور کہا کہ یہہ متی مرقس لوقا اور یوحنا کی تصنیف ہیں ✣

یہہ سب شہادتیں انجیلوں اور اُنکے مصنفوں کی جو زبان قلم پر آئیں اور سلسلہ وار یوحنا رسول تک پہنچ گیا

اسلئے دو امر کا ثبوت کافی دیا گیا اول قدامت انجیل کی اور دوسرا یہہ کہ انکی تصنیف رسولوں سے ہوئی ہے اب یہاں چند اور گواہ گذارے جاتے ہیں جنکی شہادت سے صرف قدامت ہی کا ثبوت کامل ہے ان شہادتوں میں اناجیل کا تذکرہ اور انتخاب جابجا سے پایا گیا لیکن یہہ نہیں بتلایا کہ اُن اناجیل کو کسنے تصنیف کیا پہلی شہادت جسٹن شہید ہے یہہ شخص یونانی نسل سے ہے سیکیم شہر ملک فلسطین میں جو کہ مسیح اور اُسکے رسولوں کا قرارگاہ تھا تولد اُسکا ہوا اور اُسی جگہ اُسنے تربیت پائی سن و سال اُسکی تولد کا پہلی صدی کا اواخر ہے یوحنا رسول کی وفات سے کچھ پہلے اُسکی اصلی تصنیفات کل یونانی زبان میں پائی گئیں اور ابھی تک بھی موجود ہیں اُنمیں مسیح کی زندگی کی خاص خاص وقوعات مفصل مذکور ہیں یہاں تک کہ اگر بالفرض اناجیل اربعہ گم ہو جائیں اور عالم سے نابود ہوں تو خاص بیانات اُنکے جسٹن شہید کے بیانات سے جمع ہو سکتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ یہہ بیانات رسولوں کی مصنفات مسیح کی زندگی کی بابت سے لئے ہوئے ہیں جس نام سے اُن دنوں انجیلیں مروجہ کی شہرت تھی دوسری شہادت جس نامہ نامی کی ہے جو دیاگنیتس کے نام پر کسی نے لکھا اور اُسکے راقم کے نام کا کچھ پتہ نہیں لگا لیکن اسقدر دریافت ہوا کہ قیصر ترجن کے عہد میں کسینے لکھا یا دوسری صدی کے آغاز سنہ ۱۱۷ء میں دیتہ لا ابھی تک موجود ہے اسمیں پہلی ہو چوتھی انجیل کا تذکرہ دیا گیا تیسری شہادت بزرگ پولیکارپ کی ہے یہہ شخص رسولوں کا ہم زمان اور سمرنا شہر کا قسیس تھا اور سن اسی ۸۶ عمر میں جبکہ مسیحی اُسنے قبول کیا اور سنہ ۱۶۶ء میں شہید ہوا یہہ خود یوحنا رسول کا شاگرد تھا اور ممکن ہے کہ اور رسولوں اور مسیح کے شاگردوں کو بھی اُسنے دیکھا ہو بعض علماء دین کا خیال یہہ ہے کہ بزرگ پولیکارپ سمرنا کی کلیسیا کے فرشتہ کے نام سے مکاشفات کی کتاب کے دوسرے باب کی آٹھویں آیت میں کنایتاً مذکور ہوا

اس بزرگ نے بہادرانہ بہت خطوط وعظ و نصیحت میں عیسائیوں کو مرقوم کئے منجملہ ایک نامہ فلپیون کے نام کا ابھی تک موجود ہے اس نامہ میں انجیلوں کی بیشمار آیات کا انتخاب ہوا چوتھی گواہی اگنیشیوس کی ہے یہہ شخص بھی رسولوں کا ہمعصر اور سنہ ۷۰ء میں انطاکیا کی کلیسیا کا قسیس بنا اور ٹراجن کے عہد سنہ ۱۰۷ء میں شہادت پائی اسکے مصنفات میں سے سات خطوط اب تک بھی موجود ہیں ان خطوط میں آیات پہلی تین انجیل اور رسولوں کے خطوط کے اشارات بکثرت موجود ہیں ان انتخابوں اور اقتباسوں کو بڑے مرتبہ میں شمار کرنا سزاوار ہے اور نہایت عالی مقدار کیونکہ انجیلوں کی موجودگی قبل سنہ ۷۰ء کے انہوں نے ثابت کر دی یعنے بعد عروج مسیح کے ۴۰ برس کے اندر پانچویں برنباس کی شہادت ہے یہہ شخص بلاشک و ریب رسولوں کا ہمعصر ہوا پولوس رسول کا رفیق اور انجیل کی منادی کرتے وقت ہمراہ رہا اُسکے خطوط یونانی زبان میں اب تک بھی موجود ہیں جو کہ ٹشنڈرف صاحب کوہ سینا سے منگوائے اور چھپوائے ان خطوط میں اناجیل اور نئے عہدنامہ کے مراسلوں کا تذکرہ بخوبی پایا گیا چھٹی گواہی کلیمنٹ نامی کی ہے یہہ وہ کلیمنٹ نہیں جسکا صدر میں مذکور ہوا وہ کلیمنٹ اسکندریہ کا باشندہ تھا اور تیسری صدی میں اُسنے شہرت پائی اور یہہ شخص روم کا قسیس اور رسولوں کا ہمزمان اور پولوس کا رفیق راہ انجیل کی منادی کرنے کے وقت اسکا ذکر فلپیون کے خط کے ۴ باب کی تیسری آیت میں اسطرح آیا کہ کلیمنٹ اور میرے باقی ہمخدمتوں سمیت جنکے نام زندگی کے دفتر میں ہیں مدد کر۔ اسکا ایک خط قرنتیوں کے نام پر ابھی تک موجود ہے اسکی سن و سال تحریر کی بابت سب علما متفق الرائے ہیں کہ ضرور یہہ سن ۹۰ عیسوی کے پیشتر قسم پذیر ہوا اس خط میں انجیلوں میں سے چار آیت لفظ بلفظ پائی گئیں جو کہ قدامت اناجیل کی سند کافی اور وافی ہے یہے شہادتیں عیسائی مصنفوں کی ہیں جو بیان ہو چکیں گذریں اب آئندہ دین کے مخالفوں کی شہادت ادا کیجاتی ہے

اکثر مخالفت دشمنان دین کے جسمانی طور پر ہے یعنے وہ عیسائیوں کو انواع طرح کا دکھ و زحمت پہنچاتے رہے کبھی اُنکو آگ میں جلا دیا اور بعض اوقات درندوں سے پھڑوا یا کبھی قتل کو پہنچایا تھوڑے اُنمیں سے تحریری مخالفت میں سرگرم رہے اُنمیں سے تین آدمی مشہور معروف رہے اور بڑے درجے میں دنیوی عزت شان و شوکت علمیت میں مشہور اگر کسی قسم کا نقص انجیل بہ نسبت قدر و معتبری و سچائی کے اُنکی نظر پڑتا تو اُسکے مشتہر کرنے سے وہ کبھی ہرگز نہ رکتے ٭ باقی آئندہ

سماعت

رسالۂ

عصمت الانبیاء

من تصنیف جناب مولوی غلام نبی صاحب امرتسری

بجواب رسالہ

نبی معصوم

مصنفہ پادری ای-ایم-ویری صاحب

پر ایک نظر

ہمارے بزرگ اور لائق پادری ای-ایم-ویری صاحب نے کئی سال ہوئے کہ رسالہ نبی معصوم تصنیف کیا تھا- اور جہانتک ہمارا علم ہے اہل اسلام و مسیحی ہمیشہ منتظر تھے کہ اسکا جواب کب اور کسکی طرف سے نکلے ہمارے کئی ایک ناواقف اور کم علم محمدی احباب نے بھی زبانی ہی کہا تا پورا کر نا چاہا تھا مگر نہ کرسکے ہماری دانست میں یہہ پہلا جواب ہے کہ محمدی صاحبوں کی طرف سے اُس نادر تصنیف کے باب میں شایع ہوا ہے- ہم اس رسالہ کو بنظر تعمق دیکھکے حیران ہو گئے کہ مولوی غلام نبی صاحب نام کے تو مولوی اور اُنکی تصنیف ایسی ہم اس رسالہ پر منصفانہ یہہ رائے قایم کرتے ہیں کہ یہہ حقیقی جواب

نہیں ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ مخالف ہماری رائے کو کب قبول کریگا۔ خیر انکی مرضی۔ اسکے جواب الجواب کو ہم مصنف رسالہ نبی معصوم پر ہی چھوڑتے ہیں یا اگر مصنف رسالہ نبی معصوم اسباب میں ہم سے مخاطب ہوں تو ہم خود ہی (بشرط فرصت) دیکھینگے۔ الحال ایک سرسری نظر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں +

ہم مسیحی لوگ انبیا علیہم السلام کو گناہ سے پاک نہیں مانتے مگر سمجھتے ہیں پاک کئے گئے ہیں یعنے بذات خود بیگناہ نہیں بلکہ مقدس ہیں۔ اور فرق یہہ ہے کہ گو وہ خدا کے مقرب ہیں اور اسکے برگزیدہ وسائل ہیں جنسے وقتاً فوقتاً خدائے قدوس اپنے لوگوں کے ساتھ ہمکلام ہوا۔ لیکن وہ بھی اپنی ذات میں گناہ آلودہ اور اسی آدم کی اولاد میں جس سے کہ سب لوگ پیدا ہوئے۔ مگر جس مسیح کے وسیلہ ہم گنہگار پاک کئے گئے ہیں اسی کے وسیلہ اور اسی کے کفارہ سے وہ بھی راستباز ٹھہرائے گئے۔ پس انکی عصمت ہماری (جو کہ مسیحی ہیں) عصمت سے بدین لحاظ کچھہ زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ وہ آنے والے مسیح پر نظر کرکے گناہوں سے مخلصی پا چکے اور ہم آچکے ہوئے مسیح پر نظر کرکے معافی حاصل کر چکے۔ صفحہ ۲۸ میں مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام سے علیحدہ انبیا سے بتقاضائے بشریت لغزش ہوجایا کرتی ہے۔ ہم بھی اسبات کے قائل ہیں۔ مگر مولوی صاحب لفظ خفیف پر بہت زور دیتے ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۵ سطر ۷ صفحہ ۱۲ سطر ۷ و ۸ صفحہ ۲۲ سطر ۱۱ وغیرہ میں لفظ خفیف پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور پھر انکے گناہوں کو خواہ وہ کیسے ہی قبیح کیوں نہوں لفظ لغزش سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ہم انکی اس رائے کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے +

ہماری دانست میں لفظ خفیف ایک نسبتی لفظ ہے۔ جیسا کہ لفظ صغیرہ و کبیرہ قاعدہ ہے کہ جتنا زیادہ کسیکو علم ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اسکا گناہ قبیح سمجھا جاتا ہے مثلاً سپاہی جو کہ چور کے گرفتار کرنے کو مقرر کیا گیا ہے اگر خود چوری کرے تو زیادہ سزایاب ہوتا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو کہ عام چور ہو۔ ویسا ہی مہذب اور تعلیم یافتہ شخص اگر کسی جرم کا مرتکب ہو تو عدالت اور عام لوگوں کی نظروں میں بہ نسبت اس شخص کے جو نادان ہے زیادہ حقیر و بے عزت شمار کیا جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ انبیا خدا کے مقرب اسکی خوبی قدرت وغیرہ سے واقف ہوکے بھی اگر کسی گناہ کے مرتکب ہوں خواہ وہ کیسا ہی خفیف کیوں نہو تو انصاف کی رو سے انکو زیادہ حقارت کے لائق سمجھنا چاہئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ لفظ خفیف کا اطلاق کیوں انپر زیبا ہے اور ہم پر نہیں۔ الغرض نہیں کہ ایک شخص جو کہ خدا سے بہت کم واقف ہو اگر زنا کرے تو اسکا زنا گناہ کبیرہ کہا جاوے اور جو شخص خدا کی حضوری میں رہے اور زنا کی بدی سے خوب واقف ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکے اس فعل کو الفاظ خفیف سی لغزش سے تعبیر کیا جائے مصنف صاحب خود دیکھہ لیں +

علاوہ ازیں ہماری دانست میں گناہ کو صغیرہ یا کبیرہ خفیف یا قبیح وغیرہ الفاظ سے تعبیر کرنا ہی نادرست ہے۔ ان الفاظ کا اطلاق ہم انسانی خیال کیطرف کرکے انکا استعمال کیا کرتے ہیں۔ مثلاً چوری اور قتل عمد میں لوگوں کے نزدیک بڑا فرق ہے۔ جھوٹھہ اور زنا میں بھی بہت فرق کیا جاتا ہے۔ الا خدا کے نزدیک ہم صاف کہہ سکتے ہیں کہ سب گناہ ایک ہی سے ہیں۔ کیونکہ گناہ اسکے احکام کے خلاف کرنا ہے۔ جسنے زنا کیا اسنے بھی اور جو جھوٹھہ بولا وہ بھی برابر عدول حکمی کے سزاوار ہیں۔ ویسا ہی سارق و زانی بھی برابر ہی اسکے حکم کے خلاف کرنے والے ہیں۔ تو مصنف صاحب کی دلیل کا زور کہاں گیا۔ وہ خود ہی انصاف کریں +

پس جن گناہوں کو وہ خفیف سی لغزش کہتے ہیں وہ فی الحقیقت بڑے بھاری گناہ ہیں۔ اور علی الخصوص اس لئے کہ حضرات انبیا خدا کے عارف تھے۔ مگر اس پر ہمکو اور زیادہ کہنا کچھہ ضرور نہیں +

مولوی صاحب کا دوسرا اصول یہہ ہے کہ انبیا اور عام لوگوں میں فرق یہہ ہے کہ وہ اپنے گناہ سے متنبہ اور خبردار ہوکر تائب ہوتے تھے اسلئے گنہگار نہیں اور عام لوگ ایسا نہیں کرتے۔ ہم صاحب موصوف سے باادب التماس کرتے ہیں کہ آپکو یہہ سب لوگوں کا حال کیونکر معلوم ہوگیا۔ بیشتر انسان تو گناہ کو گناہ جانتے اور اس سے متنبہ اور خبردار بھی ہو جاتے ہیں تو بھی گنہگار رہتے ہیں۔ اور ہم سمجھہ بھی نہیں سکتے کہ کسطرح یہہ ہو سکتا ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی بیماری سے واقف ہو جائے تو اسے تندرست خیال کرنا چاہئے۔ گنہگار خواہ نبی ہو خواہ کوئی اور اگر وہ اپنے گناہ سے واقف ہو تو کس واسطے ضرور ہے کہ اسکا علم ہی اسکو گناہ سے مخلصی بخشدے۔ ورنہ معاملہ کچھہ اور کا اور ہو جائیگا۔ اگر آپ فرمائیں کہ توبہ کرلی تو ہم اس پر یہہ عرض کرتے ہیں کہ حضرت توبہ سے یہہ مراد ہوتی کہ پچھلے جو ہوا سو ہوا۔ میں اب اس سے بچتا ہوں۔ آیندہ ایسا نہوگا۔ مگر ہمکو معلوم نہیں کہ گناہوں کی مغفرت کا خیال توبہ میں کیونکر داخل ہے۔ روزمرہ کی بات ہے کہ چور گرفتار ہوکے روتا پچھتاتا اور بلبلاتا اور کہتا کہ توبہ میری اب ایسا نہ کرونگا۔ کیا اسکا چھوڑنا عدل کے خلاف نہوگا اسکو ایسے موقعو پر یہہ کہا جاتا کہ نہ تم ایسا کروگے نہ تم کو سزا ملیگی اب تو سزا لے لو۔ ویسا ہی اگر اس حقیقی عادل کے دربار میں بھی ہو تو کیا اعتراض ہے ہم کہتے ہیں کہ توبہ مفید تو ہے مگر آیندہ گناہوں کیواسطے پچھلے گناہوں کی معافی اس سے ہرگز نہیں ہو سکتی پس جن نبیوں نے گناہ کئے وہ صرف توبہ کرنے سے ہی راستباز نہ ٹھہرائے گئے بلکہ کسی اور طرح سے۔ اور وہ یہہ ہے کہ انکو بھی ایک بیگناہ شفیع کی ضرورت ہے جسکے وسیلہ وہ اپنے گناہوں کی معافی حاصل کریں ہم کہتے ہیں اور خدا کا کلام گواہی دیتا ہے کہ وہ سیدنا یسوع مسیح ہے +

صفحہ ۹- پر مولوی صاحب نجات کو شفاعت بافضل محض پر موقوف کرتے ہیں- یہی خیال اور موقعوں سے بھی مترشح ہوتا ہے- مگر شائد محمدی احباب صفت عدل کو خدا کی ذات بابرکات کی صفات حمیدہ میں سے بالکل خارج کر دیتے ہیں- اور کریں کیوں نہیں سامنے دوزخ جو نظر آتا ہے- شتر مرغ کیطرح شکاری کے پھنکنے کو جھاڑی میں سر چھپاتے ہیں اے صاحب ذرہ شفاعت بافضل محض کے ساتھ عدل کا بھی خیال کیجئے دوزخ نصیب ہی تو کیا ہے انصاف شرط ہے +

پس پادری وہیری صاحب کا یہہ اصول باندھنا کہ گنہگار گنہگار کی شفاعت نہیں کر سکتا اسیطرح درست ہے جسطرح کہ ایک چور دوسرے چور کی ضمانت نہیں دیسکتا اور پھر یہہ بھی یاد رکھو کہ اگر کوئی دنیاوی حاکم محض سفارش سے کسی مجرم کو رہا کر دے تو بے انصاف اور ظالم ہوتا ہے ویسا ہی احکم الحاکمین اور سچا عادل کیونکر اپنے عدل اور قدوسیت کے خلاف محض شفاعت سے گناہ بخش سکتا ہے +

مزید براں قرآن تو یوں کہتا ہے ولا یقبل منہا شفاعۃ ولا یوخذ منہا عدل اور من ذی الذی یشفع عندہ الا باذنہ اب اگر آپ انبیا مدحضین وغیرہ پر خواہ مخواہ شفاعت کا بوجھ ڈالدیں تو آپکی مرضی شائد یہہ خیال کیا ہوگا خدا ایک انبوہ کثیر سے ڈر جائیگا یا اگر ایک کا نہیں تو دوسرے کا (علی ہذا القیاس) کہنا ضرور مان لیگا- اگر یہہ درست ہے تو اہل ہنود کے بہت سے دیوتے بھی یہی کام کرینگے +

اب حضرات انبیائے و مرسلین کی عصمت پر جو کچھ کہہ سکتے تھے سو کہہ چکے اور دعوی بلادلیل ثابت کر دیا- آخر مرا اُس قدوس کی نسبت بھی الزام گناہ عاید کئے- اسلئے کہ انہوں نے یوحنا سے بپتسمہ پایا حالانکہ صاف خود ہی قائل ہیں کہ یوحنا نے بپتسمہ پانے کا محتاج تھا دیکھو صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ ہم آپکے ہی انصاف اور عقل پر اس امر کو موقوف کرتے ہیں- پھر حضرت مسیح کا گناہ یوں پیش کرتے ہیں- کہ انہوں نے یہودیوں کو حرامکار وغیرہ کہا- (حالانکہ وہ سچ مچ ایسے ہی تھے) خرید و فروخت کرنے والوں کو ہیکل میں سے نکال دیا (جہاں انکا بازار لگانا گناہ اور ہیکل کو بیعزت کرنا تھا) سُوروں کو غارت کرنا (جنکا ہونا یہودی زمین پر ناجائز تھا) انجیر کے درخت کو سوکھانا (حالانکہ لوگ سیکڑوں درختوں کو کاٹ ڈالتے ہیں اور گناہ نہیں گنا جاتا) ناظرین خود دیکھ لیں کہ یہہ انکے گناہ ہیں سچ ہے چشم معترض کو رہ

بخوف طوالت اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور آخر میں اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ رسالہ نبی معصوم ابتک بیجواب باقی ہے اور اس لچر اور بے تکہ کتاب کی اس نادر تصنیف کے روبرو کچھ حقیقت نہیں + الراقم بندہ حنیف از امرتسر

بٹالہ انجمن ہمدردی حیوانات

مدت سے بیچارے جانوران بارکش جو ملازموں کے اختیار میں رہتے تھے- یا جو لالچی مالکان کی تملیک میں دکھ سہتے تھے محنت شاقہ کا جفا اٹھاتے تھے مشقت مالا یطاق میں جان کھپاتے تھے- زبان حال سے اپنی فریاد اس ارحم الراحمین کے حضور سناتے تھے- جو دلوں اور گردوں کے راز جانتا ہے- بیکسوں اور بے زبانوں کی فریاد مانتا ہے- انکی مخفی دعاؤں کی تاثیر نے یہہ رنگ دکھایا کہ اس ملک میں نیکنام ممبروں کی کوشش نے شہر بشہر کو بکو رحم کا چرچا پھیلایا- دور و نزدیک سے ممبران مستعد اپنا قیمتی وقت اور مال صرف کر کے کار نمایاں دکھا رہے ہیں انکے حسن کارگذاری نوبت بنوبت نور افشاں میں مطبوع ہوتی رہیگی خصوصاً ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ میں بتوجہ موجہ مربی انجمن جناب کرنل ہارکورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یہہ انجمن آب و تاب دکھا رہی ہے ہمدردی حیوانات میں توجہ مشکور مبذول فرما رہی ہے +

روشن ضمیر منشی باتدبیر لالہ راجمیداس تحصیلدار تحصیل بٹالہ کی دلسوزی اور سرگرمی کارروائی ذیل سے ظاہر ہے منبع جود و سخا تحصیلدار- ساعی و سرگرم ہیں لیل و نہار بکار

بہ تجویز منشی راجمیداس صاحب تحصیلدار بٹالہ مجسٹریٹ درجہ

سرکار— بنام عمرا ڈوگر ساکن بٹالہ +

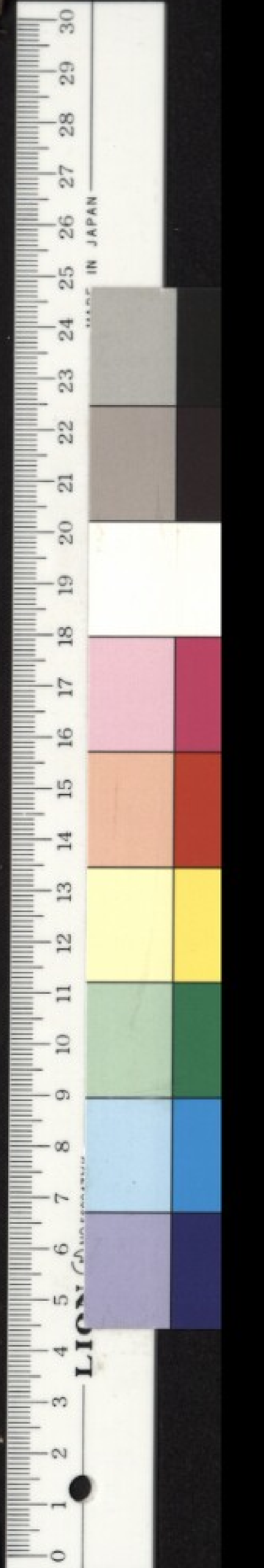
دفعہ ۳۴ - ایکٹ ۵ سنہ ۶۱

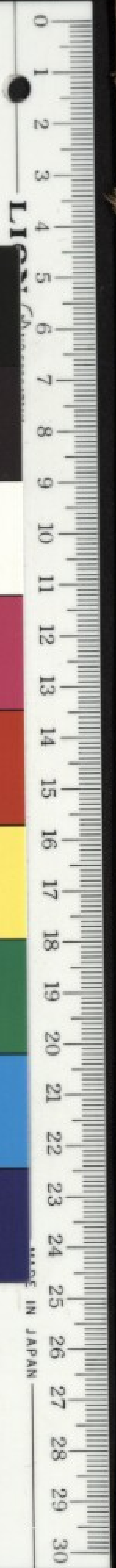
یہہ مقدمہ بوٹے خان سارجنٹ تھانہ بٹالہ نے بورڈ سنگھ کنسٹبل کی رپورٹ پر گرفتار کیا ملزم نے بیل جو گاڑی میں جتتے ہوئے تھے زیادہ بوجھ سے مجبور کئے ہوئے تھے ایک بیل لمبے سانس بھرتا تھا- ثبوت جرم ملزم پر پانچ روپیہ جرمانہ ہوا چونکہ یہہ کارروائی قابل تعریف ہے اسلئے اسکو انجمن کیجانب سے تمغا بطور انعام ملنا چاہیئے حکم ہوا کہ روبکار بخدمت انجمن ہمدردی حیوانات مرسل ہو- کہ براہ مہربانی ایک تمغا بوٹے خان کو عنایت فرماویں- تاکہ آئندہ کو اہلکاران عمدہ نگرانی رکھیں-

دستخط انگریزی تحصیلدار صاحب بٹالہ

میرے مشفق نائب تحصیلدار- رحمدل فرخندہ نیکو شعار- کریم الاخلاق عمیم الاشفاق منشی دانشمند لالہ گنگا صاحب کی رپورٹ سے انکی کیسی توجہ ثابت ہوتی ہے- انہوں نے اثنائے دورہ میں بہت کام کیا عام کو فہمایش کی اور اکثروں کو جانوروں کے دکھ روکنے کی تدبیریں سمجھائیں ہیڑ کو دانا دلی اور رحم عمیم سے زخموں کی دوائیں بتلائیں- یعنے السی بیل بوٹی جلی ہوئی تیل میں حل کر کے زخم پر لگائیں- جلد صحت ہوگی یہہ بہت قابل تعریف کارگذاری ہے بیماریوں اور زخموں کی دواؤں کا مشتہر کرنا نہایت مفید ہے- امید ہے کہ اس نمونہ پر بہت ممبر کاربند ہونگے +

منشی عمر الدین سکرٹری ڈاکٹر سعد الدین ممبر مجلس





جن دو نورِ دیدۂ صدق و یقین۔ تحکّد صہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ممبروں کی جانفشانی اور دیر مجلس اور سکرٹری صاحب کی عرق ریزی سے اس نواح میں خوب کام ہوتا ہے نمبر ۲۔ ممبر چندہ گذار شامل ہیں جن سے سالانہ چندہ صاحب سکرٹری نے ارقام فرمایا ہے بٹالہ انجمن مشکور ہے ان دریادل ممبروں کی جنہوں نے چندہ منظور فرمایا ہے نہایت خوشی کی بات ہے کہ جلسہ تحکّد صہ میں طلبا اور یکہ بانان۔ گاڑی بانان۔ کمہار ٹٹو بان۔ بکریان پیلی قصاب حاضر آتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں سے یہہ کام زیادہ متعلق ہے تحکّد صہ کی کاروائی کا خلاصہ اور تجویزات اور ممبروں کے نام مع تفصیل چندہ۔ آیندہ کو کسی وقت چھپ کر مشتہر ہوں گے۔

کارگذاری ممبران

منشی فتح محمد صاحب کیٹکسٹ بٹالہ لایق اور سرگرم ممبر ہیں اپنے سفر اور حضر میں بے زبانوں کے ہمدرد ہیں میلوں اور مجمعوں میں رسم کا چرچا کرتے ہیں۔ ماسٹر سلیمان صاحب ٹیچر بورڈنگ بٹالہ نے ایک بھینس راستی میں پھنسا ہوا مصیبت میں مبتلا دیکھا۔ یہہ یاد کر کے کہ میں ممبر ہوں دوڑے اور اسکو بند بلا سے رہائی دی۔ سردار ڈیرہ سنگھ نے جانوروں کا موہنہ باندھنے سے منع کیا۔ اور منشی ہیرا سنگھ صاحب سری گوبند پور۔ بہت جانفشانی کرتے ہیں۔ اور بابو جوزف صاحب کیٹکسٹ بیجا لادنے والوں کو منع کرتے ہیں۔ بابو کاشی رام صاحب سکرٹری انجمن سری ہرگوبند پور۔ امید ہے کہ جلدی اہرنسان یادآوری سے صدف گوش منتظران کو پُر فرمائینگے۔ اسمائے ممبران نو۔ میاں سلطان بخش صاحب جانشین گدی کاستی وال۔ میاں قمر الدین صاحب خادم گدی۔ میاں نظام الدین صاحب خادم گدی میاں مامون شاہ خادم گدی۔ بابو ولسن صاحب کیٹکسٹ اجنالہ سردار عطر سنگھ صاحب موضع بھرکہ تحصیل اجنالہ بڑے رحم دل اور خوش خو ممبر ہیں جنکی کوشش سے اور بہت ممبر شامل ہونے والے ہیں سردار چندا سنگھ صاحب سکرٹری میونسپل جنڈیالہ رحیم الطبع ممبر ہیں۔ لالہ بساکھی رام صاحب جنڈیالہ

التماس

بخدمت ناظرین اخبار۔ و سامعین کارگذاری ممبران نامدار ملتمس ہوں کہ اگر کوئی حسن تدبیر اور نیک انتظام دربارہ ہمدردی حیوانات مرکوز خاطر ہو مطلع فرماکر انجمن کو ممنون فرماتے رہیں کہ وہ تدبیر مشتہر ہو کر باعث ترغیب و تشویق ناظرین کا ہوا کرے۔ انجمن مشکور ہوگی ان عنایت فرماؤنکی جو ممبروں میں شامل ہونا منظور فرمائیں +

حادثہ

گذشتہ اتوار کو متصل اچلی دروازہ بٹالہ کے ایک فقیر کے تکیہ میں بتقریب عرس ایک میلی تھی نقارے بجاتے۔ کافیاں گاتے۔ وجد و حال کھلاتے۔ اہل حق (حق ہو) کی دھوم مچاتے۔ پیر مناتے۔ کھانے پکاتے۔ بعض کھاتے اور بعض لے لے جاتے۔ ادھر فقیروں نے موہنہ میں لقمہ ڈالا۔ ادھر حضرت کشادہ دہان کنوئیں نے ایک پندرہ سالہ لڑکا لقمہ بنا لیا۔ سنتے ہیں کہ کسی چیز سے ڈر کر بھاگا تھا جناب پادری وایٹ برٹ صاحب نے جو جماعت مبشر کے ساتھ بشارت دینے آئے تھے اس مجمع کو دیکھا خیر یہہ بچے کہ جماعہ کثیر تھی۔ کود پڑے اور اسکو ملتہ نکال لیا۔ سر رسیدہ بود بلائے وے بخیر گذشت میونسپل کمیٹی بٹالہ کی ذرہ توجہ درکار ہے کہ ایسے خونی کنوؤں کی منڈیر بلند ہو جائے ایک اور اسی قسم کا کنوا متصل کبوری دروازہ کے منہہ کھول کر (آبھنس آبھنس) پکارتا ہے +

الملتمس

فقیر قدرت اللہ آنریری سکرٹری انجمن بٹالہ ۲ جون ۱۸۹۶ء

مختلف خبریں

جاپان میں ریشمی کپڑے بالنیکا پیشہ عام رواج پاتا جاتا ہے۔ ایک جاپانی اخبار لکھتا ہے کہ بارہ خورد سال لڑکیاں شریفوں کی بیٹیاں نیٹو شنیجکو ٹوکیو کے کیڑے پالنے کے مدرسہ میں بطور طالب علم داخل ہوئی ہیں +

نورافشاں یہاں کے شریف اپنی لڑکیوں کو علم پڑھانا سراسر عیب جانتے ہیں +

حضور لیڈی ریِن صاحبہ نے ایک ہزار روپیہ بطور انعام مجوزہ زنانہ اعلیٰ سکول دکھن میں انگریزی سنسکرت اور دیسی زبانوں کی تعلیم کے لئے عطا کیا ہے اور سر ولیم وڈربرن صاحب بہادر نے دس ہزار روپیہ اسی غرض کیواسطے بطور یادگار سر ڈیوڈ وڈربرن مرحوم کے دیا +

نورافشاں افسوس غیر وطن لوگونکو ہندوستانی عورات کی جہالت پر رحم ہے اور وطن داروں کو کچھ بھی پرواہ نہیں +

قندھار سے خبر آئی ہے کہ ایک پٹھانی نے امیر عبدالرحمٰن کے حضور اپنے خاوند سے علیحدگی یا طلاق دلائے جانیکی درخواست اس بنا پر پیش کی کہ میرا شوہر بڑھاپے کے سبب گنجا ہو گیا ہے۔ امیر نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ حکم دیا کہ اسکے شوہر کو طلب کر کے اسکے سر پر دہی ڈالا جاوے اور پٹھانی کو حکم دیا کہ زبان سے چاٹے جب یہہ غرور اور نفرت شکن کام ہو چکا تو عورت کو گدھے پر دم کیطرف منہہ کر کے اسوار کیا اور بر بازار تشہیر کیا +

نورافشاں اگر اس قسم کی سزائیں ہیں تو یقین ہے کہ ولایت میں بازاری فاحشہ عورات کا تعداد بہت کم ہوگا +

بابو بروجو موہن دت جج عدالت خفیفہ کرشن گرھہ نے بذریعہ محکمہ پبلک انسٹرکشن للعہ روپیہ سالانہ انعام کا وعدہ کیا ہے جسکے سبب سے اچھے جواب مضمون کیلیے جو بنگالی عورتیں سنسکرت یا بنگلہ میں لکھینگی +

نورافشاں دیکھئے پنجابی رئیسوں کو زنانہ تعلیم کی ترقی کے لئے اس قسم کی ترغیبوں کا کب خیال آتا ہے +

سٹیسمین کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ ایک غریب زمیندار کو ایک نادار اسامی سے بابت بقایا معاملہ کے وصول پانے کے دعوے پر پانچ روپیہ صرف کرنا پڑا اور کم سے کم ۱۴ کا اسٹامپ اور کئی دن عدالت کے دروازہ پر خراب ہونا علاوہ رہا +

نورافشاں زمیندار وں کے پیچھے اگر یہہ دو بلائیں یعنے خرچ مقدمات اور خرچ شادی غمی نہ لگتے تو وہ کبھی بھوکھوں نہ مرتے +

کلکتہ میں جتنے یورپین مسلمان ہوگئے تھے قریباً سب کے سب مفرور ہوگئے +

نورافشاں دنیاوی لالچ کو دین سے کیا تعلق +

دوا ڈھائی ہینوں سے چھاؤنی جالندھر میں چیچک کا بہت زور رہا بچے جوان اور بوڑھوں میں کچھ تمیز نہیں رہی کوئی قسمت والا مریض جانبر ہوا ہو ورنہ اکثر مرتے گئے ہیں۔ چار ولیسرف گورونکا ہے ہو گورے سپاہی صدر میں آنے نہیں پاتے +

نورافشاں افسوس ٹیکا لگوانے سے لوگ ڈرتے ہیں اور اسکے نالگوانے کے نقصان کو خاطر میں نہیں لاتے +

اخبارات ہندوستانی

شملہ ۱۹ جون۔ تجویز ہوگئی ہے کہ بمقام ٹریسٹی اُن تمام جہازات پر جو ہندوستان سے آئیں پانچ دن کے معاینہ کی قید لگا دی جائے۔ جو وقت یہہ جہاز کسی اور بندرگاہ میں معاینہ کے لیئے دینگے وہ بھی انہی دنوں میں شمار کیا جائیگا +

لنڈن ۱۸ جون۔ مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں فرمایا کہ گورنمنٹ نے اس بات پر غور کرنا شروع کیا ہے کہ موسم خزاں میں ہم بھیجنے کے لیئے سواکیم سے دریائے نیل تک ریلوے کا تعمیر کرنا مناسب ہوگا یا نہیں +

خبر ہے کہ انگلستان اور فرانس کی گورنمنٹوں میں باہم تجویز قرار پاگئی ہے کہ نہر سویز نہ ہماری رہے اور نہ تمہاری +

طہران سے جو چٹھیاں آئی ہیں اُنسے مبین ہوا کہ ضلع بغداد میں وبا پھیل رہی ہے +

بمبئی ۱۸ جون احمد آباد میں جو واردات آتشزدگی کی وقوع میں آئی تھی وہ نہایت سخت تھی۔ چنانچہ بعض بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین کروڑ کے قریب نقصان ہوا +

لودیانہ

ہفتہ حال میں ایک روز خوب بارش ہوئی جس سے زراعت پیشہ لوگوں کو آیندہ فصل کے تردد کی کافی امید ہوگئی ہے۔ اور ضلع فیروزپور میں بڑے زور کی بارشیں ہوئی ہیں +

بازار و غیرہ رات کیوقت گاہیں پھرتی رہتی ہیں اور اسیطرح دن کو بھی دوکانداروں کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی کچھ کوشش کریں تو یہہ عام کی تکلیف رفع ہوسکتی ہے۔ مگر ہمارے ممبران میونسپل کمیٹی کا اب یہہ خیال ہے کہ ہمکو کیا ضرورت ہے کہ اب ہم دوسرو نکے واسطے سر دردی لیں اگر جدید ممبران کی فہرست گورنمنٹ گزٹ میں شایع ہو جاوے تو انہیں سے عرض کیا جاوے +

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہے جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں۔ اول آرٹیکل دینی و دنیوی۔ دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فائدہ خاص و عام ہو۔ سوم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے چہارم اخبارات ملکی و ولائتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالانہ ایک پرچہ کیواسطے للعہ مع محصول اور معہ محصول ۳ روپیہ دو پرچہ کیواسطے للعہ تین پرچہ یا زیادہ کیواسطے جو ایک ہی نام پر منگانے چاہیں فی پرچہ ۱۲ مع محصول جو کوئی چھ پرچے اکٹھے لیوے اُسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا اور جو کوئی بارہ پرچے منگائے تو علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک جلد پوری بائیبل کی دی جائیگی قیمت پیشگی لیجائیگی بغیر قیمت پیشگی کے روانہ نہوگا +

المشتہر
سپرنڈنٹ مشن پریس لودیانہ +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا